



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دعوتِ اسلامی کا پیغام نوجوانوں کے نام

اسلام میٹ

والدین کا حکم

محمد صدیق فانی

ترتیب

مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ رکیٹ سکھ پورہ

ناشر:

اللہ توفیق عطا فرمائے تو علمائے اہل سنت کی کتب مطالعہ کریں!

نام کتب	نرخ	نام کتب	نرخ
افتاویٰ رضویہ اول تا پنجم	۳۷۵	بہشت کی کنجیاں	۱۵
الحق المبین ۵/-	۴	تسکین الخواطر فی مسئلہ حاضر و ناظر	۵۰
احکام شریعت اول تا سوم یکجا ۱۲/-	۲۴	تاریخ خلفاء	۶۶
انوار الحدیث	۳۶	تجلیات حقیقت محمدی (سیرت)	۴۵
انتظار سحر (ظہور الحسن بھوپالی)	۱۰	تبلیغی جماعت ۱۲/-، ۱۵/-، ۱۳/۵	۸
اولیاء مہمان ۱۲/۵۰، ۱۵/۰۰	۲۰	تذکرہ غوث الثقلین	۱۸
آئینہ شیعہ نما	۵	تذکرہ الاولیاء	۲۴
انگوٹھے چومئے (منیر العین)	۱۵	تعارف علماء اہل سنت	۲۴
انگوٹھے چومئے کا مسئلہ (محمد شفیع)	۵۰	تعبیر الروایا	۱۸
الحدیقۃ النذیریہ عربی	۱۵۰	تفسیر نعیمی پارہ اول تا یازدہم فی جلد	۶۰
الطیب البیان رد فقوت الایمان	۲۴	تفسیر نور العرفان (مفتی احمد یار) تمام اقسام	۶۰
البشیر الناجیہ (شرح کافیہ)	۴۰	۲۰۰/-، ۱۱۸۰/-، ۱۱۲۵/-، ۱۰۰/-	۲۲۵
الدولۃ المملکیہ	۲۲	تفسیر ضیاء القرآن اول تا پنجم سٹ	۴۷۵
بخاری شریف سہ جلد عربی اردو	۳۲۴	تفسیر ابن عباس مترجم سنی ۱۰۰/-	۲۵۰
برائہ کہو	۳	جہاد الحق کامل	۶۰
بہار شریعت اول تا سترہ حصص ۱۶۵/-	۱۸۰	جہاد فی سبیل اللہ	۳۹
چھپائی کتابت جلد اعلیٰ	۳۰۰	جنتی زیور	۳۹
بہار شباب ۴/-	۵	غزب القلوب (تاریخ مدینہ)	۳۶
بارہ تقریریں ۲۴/-، ۴۶/-	۲۲	جماعت اسلامی	۵
برہان صداقت	۱۸	حق و باطل کی جنگ	۶
برکات میلاد ۱/۵۰، بہار عقیدت	۵۰	حداق بخشش نعت ۱۸/-، جیبی ۹/-	۲۷



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دعوتِ اسلامی کا پیغام نوجوانوں کے نام

اسلام میٹ

واللہ اعلم بالصواب

ترتیب محمد صدیق فانی

مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ رکیٹ سکھر پاکستان

ناشر:

اجملہ حقوق محفوظ ہرے

نام کتاب _____ اسلام میں والدین کا مقام
ترتیب _____ محمد صدیق فانی نقشبندی
مطبوعہ _____

ناشر _____ امجد علی قادری
باتعاون _____ محمد صدیق فانی نقشبندی
تعداد _____ ۱۰۰۰ (ایک ہزار)
ملنے کا پتہ _____ مکتبہ نوریہ رضویہ و کٹوریہ مارکیٹ
سکھر
تم محمد صدیق فانی نقشبندی

خود خدا حامی ہے ایسی نیک نخت اولاد کا
مانتی ہو محکم جو ماں باپ کا استاد کا

مسیحہ اُستاد ماں باپ بھائی بہن
اہل ولد و عشیرت پہ لاکھوں سلام

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

انتساب

اپنے مشفق رفیق، پیکر مہر وفا، اسیر تحریک نظام مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
جناب محمد دین قسری نامہ نگار روزنامہ ”آفتاب“ اور سرِ اپنے خلوص و اشیاء
جناب عبدالرشید صاحب ارشد جنرل سیکرٹری انجمن طلبہ اسلام (پاکستان)
خانوال کے نام۔ جن کی شفقتیں مجھ پر ہمیشہ سایہ فگن رہیں۔

دفاکوش و نیاز کش
محمد صدیق خانی خانوال
۱۵ جون ۱۹۷۷ء بروز بدھ

پیشے لفظ

اس کائنات رنگ و بوا اور جہان آب و گل میں والدین ایک ایسی نعمت عظمیٰ ہے۔ جن
کی آغوشِ محبت میں انسان زندگی کے ابتدائی مراحل طے کرتا ہے۔ مگر جوں ہی عنفوانِ شباب
کو پہنچتا ہے۔ تو اسے یاد تک نہیں رہتا کہ وہ کل تک کس کے سہارے جی رہا تھا۔ پھر ان کی
قدرو منزلت کا اُس وقت کما حقہ احساس ہوتا ہے جب وہ ان کی محبتوں اور شفقتوں سے
محروم ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جو فرمانِ خداوندی اور ان کی بزرگی و عظمت کے پیشِ نظر ان کے
حقوق کی صحیح طور پر بجا آوری میں بددل و جاں کوشاں رہتے ہیں۔ وہ دنیا میں بھی کامیابی و
کامرانی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور آخرت کی ازلی و سرمدی نعمتوں سے بھی بہرہ اندوز ہونگے
(انشاء اللہ) اور جنہوں نے ان کے حقوق بجالانے میں کوتاہی کی وہ اکثر دنیا میں بھی اٹھک
ندامت بہاتے دیکھے گئے ہیں اور آخرت میں بھی کتبِ افسوس ملیں گے۔

یہ چند سطور ایسے ہی لوگوں کے لئے احاطہ تحریر میں لائی گئی ہیں جو اس نعمتِ خداوندی
سے نا آشنا ہو کر ذلت و ضلالت کی عمیق گہرائیوں میں پڑے ہوئے ہیں تاکہ ان کے
لئے یہ رسالہ رشد و ہدایت کا مینار ثابت ہو۔ اور انہیں اس عظیم نعمت کا احساس دلانے
میں مدد و معاون ہو۔

قبول
اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہوں کہ وہ اس سعی حقیر کو فرما کر ذریعہ نجات اور

آیات شریفی

①

وَقَضَىٰ رَبُّكَ إِلَّا تَعْبُدُونِي ۚ أَلَا بِآيَاتِهِ يُدْعَوْنَ ۚ وَبِالَّذِينَ إِحْسَانًا إِتَّعَىٰ
يَبْلُغْنَ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آيَاتِي وَلَا
تَمَسَّهُمَا رَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ
وَقُلْ ذَبَّ عَنْهُمَا كَرَامَتِي صَغِيرًا ۝

ترجمہ: اور تیرے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ان باپ کے ساتھ اچھا سلوک
کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ”ہوں“
نہ کہتا اور انہیں نہ جھڑکتا۔ اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچا۔
نرم دلی سے۔ اور عرض کر لے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے
پیشین میں پالا۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

Thy Lord hath decreed, that ye
worship none save Him, and (that ye
show) kindness to parents. If one of
them or both of ^{them} attain old age with thee,

آخرتِ نبیؐ اور میرے والدین کو بھی اس کے اجر و ثواب میں شریک نہ
فرمائے۔ (آمین)
صَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَلِهِ وَصَحْبِهِ وَجَمِيعِ أُمَّتِهِ وَسَلَّمَ

محمد صدیق خانی خانیوال
۱۵ جون ۱۹۶۶ء بروز بدھ

say not "Fie" unto them nor repulse them, but speak unto them a gracious word.

یہ آیات بڑی اہم اور توجہ طلب ہیں۔ ان میں اسلامی تمدن کے بنیادی اصول بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے طفیل اسلامی معاشرہ کو اقوام عالم میں ایک منفرد مقام حاصل ہو گیا ہے۔ ان آیات میں بڑے دلکش انداز میں بتایا جا رہا ہے کہ انسان کا تعلق اپنے کریم و رحیم پروردگار سے کیسا ہونا چاہیے اور اپنے ماں باپ قریبی رشتہ دار اور معاشرہ کے دوسرے افراد کے ساتھ اس کا برتاؤ کیسا ہونا چاہیے۔ آج جب بھی مادی تہذیب کی چمک دمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے اور کئی سادہ لوح، لوگ اُس پر فریفتہ ہو چکے ہیں۔ ان ہدایات کے پیش نظر ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں، کہ ان تعلقات کو جس طرح قرآن حکیم نے صحیح انسانی بنیادوں پر استوار کیا ہے۔ ان کی برکت سے ہمارے تعلقات زیادہ اخلاص و محبت پر مبنی ہیں۔ اس لئے ان آیات کا مطالعہ کرتے وقت بڑے تدبیر سے کام لینا چاہیے۔

پہلی آیت کا آغاز "وَقَضٰی" کے کلمہ سے ہوا ہے (جو کہ قرآن حکیم میں مختلف مقام پر مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے، اس آیت میں قضیٰ (حکم کرنا) کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی احکم الحاکمین نے یہ حکم فرمایا ہے۔ اس لئے اس کا بجا لانا ہر شخص پر لازم ہے جو اپنے آپ کو اس کا بندہ اور اسے اپنا مالک یقین کرتا ہو۔ آیت کا مدعا یہ ہوا کہ اے محبوب! آپ کے رب نے یہ احکام نافذ فرمائے ہیں۔ جن میں سے پہلا حکم یہ ہے کہ اس وعدہ لاشرکیک کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جاوے۔ اس اہم اور عظیم الشان فرمان

کے منہ بعد جو حکم دیا جا رہا ہے۔ وہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کے متعلق ہے۔ جب ماں باپ جوان ہوں اور اپنی ضروریات کے ٹھوڈے گھیل ہوں۔ اس وقت تو عثمان کے فرمانبردار ہوتے ہیں۔ کیوں کہ وہ ان کے دست نگر ہوتے ہیں۔ لیکن جب بڑھاپا آ جاتا ہے۔ صحت بگڑنے لگ جاتی ہے وہ خود روزی کمانے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ اور اولاد کے سہا کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سعادت مند اولاد کا فرض ہوتا ہے، کہ ان کی خدمت گزاری اور دلجوئی کے لئے اپنی کوششیں وقف کرے۔ اگر مرض طول پکڑ جائے اور ان کا مزاج چڑچڑا ہو جائے اور وہ بات بات پر خفا ہونے لگیں تو ان حالات میں بھی ان کی نازبرداری میں کوئی گس نہ اٹھا رکھتے۔ اور خبردار! کہیں اکتا کر یا ان کی خفگی سے آشفۃ خاطر ہو کر تیری زبان سے اُفت تک نہ نکلے۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ نے بڑے والدین کی خدمت کا موقع دیا ہے تو اسے غنیمت سمجھ کر ان کے علاج و معالجہ میں ان کو آسائش اور راحت پہنچاؤ۔ اور اسستی سے کام نہ لے۔ ان سے سخت کلامی مت کر۔ جب تو ان سے گفتگو کرے تو ایسے محبت بھرے انداز میں گفتگو کر کہ ان کے دل کا کنول کھل جائے اور اپنے لخت جگر کی اس احسان شناسی کو دیکھ کر ان کا دل مسرور اور آنکھیں روشن ہو جائیں۔ اور وہ بیختمہ تجھے دُعائیں دینے لگیں۔ یعنی انتہائی تواضع اور انکساری سے ان کے ساتھ پیش آ۔ ایسی تواضع جس میں رحمت و محبت کی خوشبو بسی ہو۔ کیوں کہ ایسی تواضع جس میں رحمت و شفقت کی چمک نہ ہو وہ کسی اہم مقام پر مناسب ہو تو ہو، والدین کی بارگاہ میں وہ قطعاً پسندیدہ نہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ انسان یہ سب کچھ بھی اگر بجا لائے تب بھی ان احسانات کا بدلہ نہیں ہو سکتا، جو ماں باپ نے اپنی اولاد پر کئے ہوتے ہیں۔ اُن سے عہدہ برا ہونے

صفات میں۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان اور مروت کا بتاؤ کرے۔ اور ان کو دکھ تکلیف پہنچانے کا خیال تک بھی تیرے دل میں نہ گزرے۔
(تفسیر منیاء القرآن جلد اول)

(۳)

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا جَلَّتْ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ
كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَجَلَّتْ ثَلَاثُونَ شَهْرًا (سورة احقاف)
ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے۔ اس کی ماں نے اسے
اپنے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جب اس کو تکلیف سے اور اسے ٹھلے پھرنا اور اس
کا دودھ پھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔ (ترجمہ المصنوع علیہ الرحمۃ)

And We have commanded unto man
kindness toward parents. His mother
beareth him with reluctance, and
bringeth him forth with reluctance, and
the bearing of him and the weaning of
him is thirty months.

شروع آیت میں حسن سلوک کا حکم ماں اور باپ دونوں کے لئے ہے۔ مگر
بعد میں رف ماں کی محبت و مشقت کا ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ماں کی محنت و

اور ان کا حق سپاس ادا کرنے کی اگر کوئی صورت بنے تو یہ ہے کہ تو بارگاہ خداوندی میں عجز و نیاز
سے ان کی مغفرت اور بخشش کیلئے دعائیں مانگتا ہے۔ اور عرض کرتا ہے کہ اے مولائے کریم
انہوں نے میری پرورش کی۔ میرے لئے بڑی تکلیفیں برداشت کیں۔ میں اُن کا بدلہ دینے
سے قاصر ہوں۔ تو ان پر اپنا در رحمت کشادہ فرما۔ جس طرح انہوں نے میری بے بسی
کی حالت میں مجھ پر اپنی عنایات شفقتوں اور محبتوں کی انتہا کر دی۔ اسی طرح تو بھی ان
پر اپنی عنایات بے پایاں اور رحمت بے انداز کے پھول برسا۔ اس لئے ”
قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا الْخُزْ لَئِنْ دُعَاؤُكُمْ مَغْفِرَتٌ كَرْنِی كَا حَكْم دِیَا“
(تفسیر منیاء القرآن جلد ۲ ص ۵۰ مطبوعہ لاہور)

(۲)

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (سورة نسا)
ترجمہ: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔
(ترجمہ المصنوع علیہ الرحمۃ)

And serve Allah. Ascribe nothing as
partner unto Him. (Show) kindness
unto parents.

یعنی اپنے خالق کا حق تو تجھ پر یہ ہے کہ اس کی یاد، اس کے ذکر، اور اس کی عبادت میں
سرشار ہے۔ اور کسی کو کسی حیثیت سے بھی اس کا شریک نہ بنائے، نہ ذات میں نہ

مشقت لازمی اور ضروری ہے۔ حمل کے زمانہ کی تکلیفیں، پھر وضع حمل اور دروزہ کی تکلیفیں ہر حال میں بچے کے لئے ضروری ہے جو صرف ماں ہی کی محنت ہے۔ باپ کے لئے پرورش میں محنت اٹھانا اتنا لازمی اور ضروری نہیں ہو سکتا، کہ کسی باپ کو اولاد کی تربیت میں کوئی بھی محنت مشقت اٹھانی پڑے۔ جب کہ وہ مالدار، صاحبِ چشم و خدمت ہو۔ دوسروں سے اولاد کی خدمت لے۔ یا وہ کسی دوسرے ملک میں چلا جائے اور خرچ بھیجتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد پر ماں کے حق کو سب سے زیادہ رکھا ہے۔ (معارف القرآن)

④

إِنْ أَشْكُرْ لِي ذَاكَ لَدَيْكَ (لقمان)

ترجمہ: حق ماں میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ (ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

Give thanks unto Me and unto thy parents.

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ برا ہو۔ وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں۔ تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا، سب انہیں کے طفیل میرے ہوں گے کہ نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوتے تو صرف ماں باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الزمہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ نہ کہ اس کے ساتھ اس کی پرورش میں ان کی کوششیں ان کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں خصوصاً

پیٹ میں رکھنے پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ اور رسول کے سایے، ان کی ربوبیت و رحمت کے منظر ہیں۔ لہذا قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ اجل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کے حق کا ذکر فرمایا۔

(شرح الحقوق ۲۳ از امام احمد رضا بریلوی)

احادیث نبویہ

علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام

①

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اللہ عز و جل کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے، فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ عرس کیا پھر کون سا۔ فرمایا! ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، عرس کیا، پھر کون سا؟ فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد۔ (ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۲۰، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

②

حضرت حکیم اپنے باپ معاویہ بن صید سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے

عرض کیا! یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں۔ فرمایا! اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا، اس کے بعد کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ، پھر عرض کیا، اس کے بعد کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا! اپنے باپ کے ساتھ۔ پھر قریب سے قریب تر کے ساتھ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

(۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ! کس کے ساتھ نیک سلوک کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا! پھر کس کے ساتھ فرمایا، اپنی ماں کے ساتھ، عرض کیا پھر کس کے ساتھ، فرمایا اپنے باپ کے ساتھ۔ (بخاری، مسلم)

(۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میرے حسن سلوک کا کون زیادہ حقدار ہے فرمایا تیری ماں۔ اس نے عرض کیا کہ پھر کون، فرمایا! تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون۔ فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی مرتبہ عرض کیا، پھر کون، فرمایا پھر تیرا باپ۔ (بخاری، مسلم)

(۵)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو

شخص اپنے والدین کے بارے میں اللہ کی اطاعت کرے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر والدین میں سے ایک ہی ہے تو ایک دروازہ اور اگر اس نے والدین کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جہنم کے دو دروازے کھول دیتا ہے۔ اور اگر والدین میں سے ایک ہے تو ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا۔ اگر ماں باپ ظلم کریں جب بھی، کہا۔ ظلم کریں جب بھی۔ (مشکوٰۃ ص ۲۱ بحوالہ شعب الایمان بیہقی)

(۶)

طیلع بن میس کہتے ہیں کہ میں ایک جنگ میں تھا وہاں بعض گناہ سرزد ہو گئے جو مجھے گناہ کبیرہ ہی معلوم ہوتے تھے میں نے ابن عمرؓ سے ان کا ذکر کیا۔ کہا وہ گناہ کیا ہیں؟ میں نے کہا، فلاں اور فلاں۔ کہا! یہ تو گناہ کبیرہ نہیں ہیں۔ گناہ کبیرہ تو نو ہیں۔ شرک، قتل نفس، جہاد سے فراری، شریف عورت پر الزام لگانا، سود خوری، مال یتیم کھانا، مسجد میں الحاد دین کا مذاق اڑانا۔ اور والدین کا بیٹے کی نافرمانی کی وجہ سے رو پڑنا۔ ابن عمرؓ نے کہا! کہ تم جہنم سے ڈرتے رہو اور چاہتے ہو کہ جنت میں جاؤ؟ کہا خدا کی قسم یہی چاہتا ہوں۔ کہا تمہارے والدین زندہ ہیں؟ کہا والدہ ہیں۔ کہا خدا کی قسم اگر تم اُس سے نرمی سے بات کرو اور اس کو کھلاؤ تو جنت میں ضرور جاؤ گے۔ بشرطیکہ گناہ کبیرہ سے اجتناب کرو۔

(۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

روایت کی آپ نے فرمایا۔ بیٹا اپنے والد کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ اگر یہ اسے غلام پاتے اور خرید کر آزاد کر دے (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کی بیعت کرنے کو حاضر ہوا۔ ماں باپ کو گھر روتے ہوئے چھوڑ آیا۔ تو آپ نے فرمایا! واپس جاؤ۔ جیسے تم نے انہیں رُلا لیا ہے۔ انہیں ہنسنا دو۔
(جمع الفوائد ص ۲۹۴)

(۹)

ابو بکرہ نفع بن حارث سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! سب سے بڑے گناہ تمہیں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہ؟ آپ نے فرمایا، اللہ کا کسی کو شریک بنانا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ نیک لگاتے ہوئے تھے، اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا۔ ماں اور بھوٹی بات کرنا یا فرمایا بھوٹی شہادت دینا۔ حتیٰ کہ ہم نے دل میں کہا کاش حضور خاموش ہو جائیں (بخاری، ترمذی، نسائی)

(۱۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں ایک شخص جہاد کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا۔ تمہارے والدین زندہ ہیں؟ اُس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا، جاؤ اُن کی خدمت کرو یہی جہاد ہے۔ (ترمذی)

(۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسکی ناک خاک آلودہ ہو، اسکی ناک خاک آلودہ ہو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کس نے کہا۔ فرمایا جس کے والدین یا ان میں سے ایک بھی اس کی زندگی میں بوڑھے ہو گئے اور وہ جہنم میں جاتے۔ (یعنی بڑا بد نصیب ہے، جو بوڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کرے)۔ (مسلم شریف)

(۱۲)

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا، اُسکو خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس کی عمر بڑھاتا ہے۔

(۱۳)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی شخص کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہوں میں سے ہے، لوگوں

نے عرض کیا کہ اپنے ماں باپ کو بھی کوئی شخص گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں وہ کسی اور کے باپ کو گالی دے گا اور وہ شخص اس کے باپ کو گالی دے گا۔ اور وہ کسی کی ماں کو گالی دے گا تو وہ بھی اس کی ماں کو گالی دے گا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، الادب المفرد)

(۱۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں وہ ہیں جن کی مقبولیت میں کوئی شبہ نہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا، اور والدین کی اپنی اولاد کے لئے دعا۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، الادب المفرد)

(۱۵)

حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میری ایک بیوی ہے اور میری والدہ اس کی طلاق کا حکم دیتی ہے (کیا کروں؟) ابوالدرداء نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ والدہ جنت کے دروازوں میں سے بہتر دروازہ ہے اگر اب تو چاہے اس دروازہ کو ضائع کر اور اگر چاہے تو محفوظ رکھ۔ (ترمذی، میثم ابن حبان، ابن ماجہ، مستدرک حاکم)

(۱۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(۱۷)

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خدمت گزار بیٹا اپنے والدین پر رحمت و شفقت سے نظر ڈالتا ہے تو ہر نظر کے بدلے میں ایک حج قبول کا ثواب پاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اگر وہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں سو مرتبہ (یعنی اس کو سو مقبول حج کا ثواب ملیگا) (مشکوٰۃ ص ۴۲۱ بحوالہ شعب الایمان بیہقی)

غیر مسلموں کے اقوال

○
ماں باپ سے ایسا سلوک کر جیسا کہ تو اپنی اولاد سے اپنی نسبت چاہتا ہے۔ ماں باپ درخت کی طرح ہیں۔ اور اولاد پھل کی مانند۔ درخت کی جتنی اچھی طرح پرورش کریں اتنا ہی اس کا پھل اچھا ہوگا۔ ماں باپ کی خدمت کر لگا تو ان کی دُعائیں لے گا، جو ہر ایک دُعا سے زیادہ مقبول ہے۔ اور اس خدمت سے جو رب کی خوشنودی تجھے حاصل ہوگی وہ اس کے علاوہ ہے۔ خدمتِ مادرِ پدرِ عقلندی کی دلیل ہے۔

(استاذ مہر وزیر نوشیر وال)
قابوس نامہ از کیاؤس بن اسکندر

○
میں نے سب سے پہلے ماں کی آنکھوں میں محبت کا رنگ دیکھا۔
(لائگ فیلو)

○
خوشیوں کے تلامذ میں اور حسرتوں کے ہجوم میں ماں کی عظمت کو دیکھ۔ (نپولین بونا پارٹ)

لے شہ کی اخلاق آموز کتاب

○
بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہو۔ (ٹشپیئر)

○
میں نے زندگی میں ثابت قدمی کا درس اپنی ماں سے سیکھا۔
میں زندگی کی کتاب میں ماں کے سوا اور کسی کی تصویر نہیں دیکھتا۔ (ڈکٹر ایوگو)

○
ماں سے ہمدردی کی توقع رکھنے کے بجائے ماں کا ہمدرد ہونا چاہیے۔ (ارسطو)

○
ماں کی زندگی میں محبت اور مہربانی کا خمیر داخل کیا گیا ہے۔ (ایمرسن)

○
ماں خدا کا جلوہ اور خوشنودی ہے اس لئے ماں کو خوش رکھنا لازم ہے۔ (پریم چند)

○
آسمان کا بہترین اور آخری تحفہ ماں ہے اس کی دل سے قدر کرو۔ (ملٹن)

قاری نے کرام

کتاب و سنت کی روشنی میں گزشتہ اوراق میں آپ نے غلطی والدین کا بغور مطالعہ کیا۔ اس کے معاً بعد غیر مسلموں کے اقوال بھی پڑھے۔ اب ذرا بزرگانِ اسلام کے اقوال بھی ملاحظہ فرمائیے اور موازنہ کیجئے کہ جو رفعت والدین ان نفوسِ قدسیہ بیان فرماتی ہے، غیر مسلم اُس کے عشرِ عشر کو بھی بیان نہ کر سکے۔

خدا توفیق دے تو علماء اہل سنت کی کتب مطالعہ فرمائیں

گھروں میں بولے جانے والے کفریہ کلمات

روزمرہ کی زندگی میں بعض مرد و خواتین ناشکری یا دلی صدمہ یا مذاق میں ایسے کلمات منہ سے نکال دیتے ہیں جس سے سبب کفر کے میاں بیوی ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں اُس

کامل پڑھنا اُن مسائل سے واقف ہونا بہت ضروری ہے۔ فی کتاب ۵/- فی سیکڑہ ۳۰۰/-

کیا کافر کو بھی کافر نہیں کہنا چاہیے؟

گستاخ رسول کے سات مکر اور اُن کے جوابات تحریر ہیں۔ یہ کفر سوز ایمان افروز کتاب خود پڑھیں اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھائیں۔

فی کتاب ۶/- فی سیکڑہ ۲۶۰/-

قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی

قرآن شریف کے غلط ترجموں کے غلط ترجموں سے

تاکہ نادان قافی میں کوئی غلط ترجموں کو اللہ رب العزت کا فرمان نہ سمجھ لے۔ نادان قافی لوگوں میں یہ کتاب کچھ تقسیم کرنا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ فی کتابچہ ۳/- سو سے زائد لینے والوں کو ۲۰ فیصد کمیشن پیش کیا جائے گا۔ دھاتی سولینے والوں کو ۵۰ فیصد کمیشن کی رعایت دی جائے گی۔

فاتحہ کا طریقہ

اس کتاب میں ثبوتِ فاتحہ۔ آدابِ فاتحہ۔ فاتحہ کا طریقہ اور دعاؤں فاتحہ آسان زبان میں تحریر ہے۔ جس کے سبب گھر کی خواتین اور بچے فاتحہ پڑھ سکتے ہیں۔ فی کتابچہ ۳/- تقسیم کرنے والوں کو فی سیکڑہ ۱۵۰/-

سُنی مناجاتِ مقبول

اس کتاب میں درد و رقت انگیز مناجاتیں اپنے رب سے عرض و معروض ذکر و اذکار کے علاوہ آخر میں اللہ تعالیٰ کے محبوب سے فریادیں کی گئی ہیں۔ فی کتاب ۱۵/-

نوٹ :- آڈر کے ہمراہ کل یا کچھ رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔ اپنا پتہ صاف تحریر فرمائیں۔

فرمودات بزرگان دین

محبت الامام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ)

جاننا چاہیے کہ ماں باپ کے حقوق نہایت عظیم الشان ہیں۔ کیونکہ ان سے قرابت نیا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کے حقوق ادا نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ ان کو غلام دیکھے اور خرید کر آزاد کر دے۔ اور فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا نماز روزہ حج و عمرہ وغیرہ سے فاضل تر ہے۔ اور فرمایا لوگ بہشت کی خوشبو پانچ سو سال کی راہ سے سونگھیں گے لیکن ماں باپ کا عاق اور قلع رحم کرنے والا نہ سونگھے گا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص کا کیا نقصان ہے جو ماں باپ کے نام پر صدقہ دے تاکہ ان کو ثواب ملے اور اس کے ثواب میں بھی کمی نہ ہو۔

(کیمیاء سعادت ص ۲۵۳ مطبوعہ لاہور)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۶۱ھ)

والدین کی فرمانبرداری کے لئے نفلوں کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ اور یہ افضل ہے۔ والدین کے ساتھ بھلائی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ والدین نے جن لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا ہے۔

ان سے خود بھی ترک تعلق کرے اور جن لوگوں سے والدین کے تعلقات ہوں ان سے خود بھی تعلق رکھتے۔ والدین کے معاملے میں مخالفوں پر ایسا ہی غصہ کرے جیسا اپنی ذات کے لئے کرتا ہے۔ اگر والدین کی کسی بات پر غصہ آئے تو اس وقت والدین کی ان تکالیف، اُس ایثار، قربانی، اور خلوص و محبت کو یاد کرو جو انہوں نے تمہاری پرورش کے دوران کی ہیں۔ اور اس وقت اللہ کے اس فرمان کو بھی یاد رکھو ”قُلْ لَّيْسَ لَكُمْ مَلَائِكَةٌ كَرِيْمًا (والدین کے ساتھ عزت سے بات کرو) اگر والدین کی شفقت کی یاد بھی غصہ کو فرو نہ کر سکے تو سمجھ لے کہ وہ بدنصیب ہے اور اللہ کی ناراضگی میں گرفتار ہے۔ اگر تم نے اللہ کے حکم کے خلاف ماں باپ کے ساتھ کوئی سلوک کیا ہے تو غصہ فرو ہو جانے کے بعد رب تعالیٰ سے اس کی معافی چاہو۔ اور توبہ کرو۔ اگر کسی سفر پر جانا چاہتے ہو جو تم پر واجب نہیں ہے۔ تو والدین کی رضامندی کے بغیر مت جاؤ، والدین کو کوئی دکھ نہ پہنچاؤ۔ اس کا خیال رکھو کہ تمہاری وجہ سے تمہارے والدین کو کوئی شخص آزار پہنچانے کا باعث بنے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو ماں اور بچے میں جدائی کا باعث ہو۔ اگر کہیں سے کھانے پینے کی چیز لاؤ تو سب سے اچھا کھانا ماں باپ کو دو کیونکہ وہ تمہاری خاطر اکثر بھوکے رہے ہیں۔ اور تم کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے، تمہارا پیٹ بھرا ہے خود بیدار رہے اور تم کو سٹلایا ہے۔

(نعمۃ الطالبین ص ۱۰۳ مطبوعہ کراچی)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ (متوفی ۶۳۲ھ)

فرمایا: پانچ چیزوں کا دیکھنا عبادت ہے۔

۱: ماں باپ کا چہرہ

۲ : قرآن مجید

۳ : عالم دین کی صورت

۴ : خانہ کعبہ

۵ : اپنے پیر کی صورت

(تعلیم الاخلاق ص ۱۳۷)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۵۲ھ)

مسلمان والدین کو ناحق ستانا گناہ کبیرہ ہے۔

(تکملہ الایمان ص ۱۰۴)

ابن قانع نے ابی ثعلبہ خشنی کی زبانی روایت کی ہے کہ پندرہویں شعبان کی شب میں مشرک، کینہ پرور، بدسلوک، قاطع رحم، پانچ لٹکا کر چلنے والے، والدین کو ستانے والے اور شرب نوش کی طرف اللہ تعالیٰ نظر نہک نہیں کرتا۔

(ماثبت بالسنہ ص ۱۶۷)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۴۳ھ)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔ باوجود اس امر کے اس کا معتقد ہونا چاہئے کہ سب کچھ مطلب اصلی تک پہنچنے کے مقابلہ میں محض بے کار ہے بلکہ منازل سلوک کے طے کرنے میں صرف تعطیل ہے۔ "حنات الابراہیمات المقربین" آپنے سنا ہوگا۔ حق تعالیٰ

کا حق تمام مخلوق کے حقوق پر مقدم ہے۔ والدین کے حقوق کو ادا کرنا خدا کے حکم کی تابعداری کے باعث ہے۔ ورنہ کس کی مجال ہے کہ اُس کی خدمت چھوڑ کر دوسرے کی خدمت میں مشغول ہو جائے پس ان کی خدمت اس لحاظ سے خدا ہی کی خدمت ہے۔

(مکتوب شریف ص ۱۱)

حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۲۹ھ)

۱۔ تغلیم والدین تمام شریعتوں اور دینوں میں واجب ہے۔

۲۔ ماں باپ ہر چند کہ کافر یا منافق یا فاسق یا فاجر ہوں۔ اولاد کو چاہیے کہ اُن کے ساتھ بھی راستہ لطف و احسان کا چلے۔

۳۔ چلتے وقت اُن کے آگے نہ چلے اور کلام میں نام لے کر نہ بلاوے۔ بلکہ تغلیم کے لفظوں سے جیسے یا سیدی باپ کے واسطے اور یا سیدی ماں کے واسطے اور یا ابی اور امی کو پکارے اور ایسے ہی اپنے تئیں حتی المقدور اُن کی خدمت کرنے میں خپج کرے۔ اور

ہر کام اور ہر بات میں اُن کی رضامندی کا ارادہ کرے اور اوقات عزیزہ اور مال نفیس اپنا اُن سے دریغ نہ رکھے۔ اور بعد مرے کے بیچ جاری کرنے وصیت اُن کی کے مصروف ہو۔

اور بیچ و مانیک اور استغفار کے اُن کو یاد رکھے اور واسطے اُن کے خیرات اور صدقات بھیجے۔ ہر ایک جمعہ کے اندر ان کی قبر کی زیارت کرے۔ سورۃ یسین پڑھ کر ثواب اُن کی روح کو بخشے۔ جو آدمی کہ اُن کے ساتھ دوستی رکھتے تھے یا قرابت رکھتے تھے اُن کے

(تفسیر عزیزی پ الم ص ۱۹۲)

ساتھ مہربانی اور سلوک کرے۔

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۳۴۰ھ)

اولاد پر باپ کا حق عظیم ہے اور اس کا حق اس سے اعظم۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیابت برتانا“
کی اسے پیٹ میں رکھتے رہی اس کا ماں سمیت سے اور اسے جنت تکلیف سے اور اس کا پیٹ
میں رہنا اور دودھ پھینا میں ہے۔ اس آیت کریمہ میں رب العزت نے ماں باپ
دونوں کے حق میں تاکید فرما کر ماں کو پھر خاص الگ کر کے گنا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں
کو جو اسے حمل و ملاوت اور دوبرکت تک اپنے خون کا عطر پلانے میں پیش آئیں جن کے
باعث اس کا حق بہت راشد و اعظم گنا شمار فرمایا۔ (شرح المحقوق ص ۱)

صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ

دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے۔ لیکن والدین کے احسان
کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہ الہی میں اُن پر فضل و رحمت فرمائیے
کی دعا کرے اور عرض کرے کہ یا رب میری خدمتیں اُن کے احسان کی جزا نہیں ہو سکتیں
تو اُن پر کرم کر کہ اُن کے احسان کا بدلہ ہو۔

والدین کا فرہوں تو اُن کے لئے ہدایت ایمان کی دعا کرے کہ یہی اُن کے حق میں
رحمت ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ والدین کی رضا میں اللہ کی رضا اور اُن کی ناراضگی میں
اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ والدین کا فرما نہ راجح نہیں نہ ہوگا۔
افداں کا نافرما کچھ نکل کرے گرفتار عدس ہوگا۔ (حاشیہ قرآن مجید ص ۵۵۵)

سبق آموز واقعات



ایک دن صحابہ کرام بارگاہ رسالت میں عرض پیرا ہوئے کہ حضور! ہمیں عجائبات
امم ماضیہ کا کچھ ذکر فرمائیں۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے قبل تین آدمی کہیں
جا رہے تھے۔ جب شام ہوگئی تو شب باشی کی غرض سے کسی غار کی تلاش کی۔ اور رات
وہاں سو گئے۔ کچھ رات وہاں گزری تھی کہ اچانک ایک بھاری پتھر اس غار کے منہ پر
لڑھک آیا اور اس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ یہ تینوں سخت پریشان ہوئے۔ ایک دوسرے
سے کہنے لگے اب یہاں سے ہمیں کوئی چیز ایسی نہیں جو نجات دلا سکے۔ سوائے اس کے کہ اپنی
عمر کے کسی نیک کام کو پیش کر کے اسے نجات کا ذریعہ بنایا جائے۔ ایک ان میں سے
بولا: میرے ماں باپ تھے اور میں مال و منال دنیاوی سے کچھ نہیں رکھتا تھا۔ بجز ایک
بکری کے۔ تو میں ہمیشہ اس بکری کا دودھ انہیں پلا دیتا۔ اور لکڑیوں کا گٹھ جو جنگل سے ملتا
فروخت کر کے اس کی قیمت سے سب کی پرورش کرتا۔ ایک روز بچے دیر ہو گئی جب
میں آیا تو میں نے دیکھا کہ والدین سو چکے ہیں۔ میں نے بکری کا دودھ نکال کر اس میں روٹی بھگوئی
اور ان کے سونے کی جگہ آکر ان کے پیروں کی طرف وہ پیالہ لئے کھڑا ہوا۔ اور خود بھی کچھ نہ کھیا

کہ جب تک انہیں نہ کھلاؤں میں کیے کھاؤں۔ ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتے کرتے صبح ہو گئی۔ جب وہ بیدار ہوئے اور کھانا کھالیا تو میں بیٹھا۔ تو میں عرض کرتا ہوں الہی اگر میں اس خلوت میں سچا ہوں تو مجھ پر کسا دگی اور میری فریادرسی کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پتھر اس تو تسل کی برکت سے ہلا اور کچھ کسا دگی ہو گئی۔

دوسرا لکھنے لگا میرے چچا کی لڑکی حسینہ مجھ سے تھی جس پر میں فریاد کرتا تھا۔ میں اسے اپنی طرف بلاتا تو وہ رجوع نہ ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ میں نے اسے ایک سو بیس دینار بھیجے کہ وہ ایک شب میرے ساتھ خلوت کرے۔ جب وہ میرے پاس آگئی تو میرے دل میں خوفِ خدا پیدا ہوا اور میں نے اس سے پرہیز رکھا اور وہ سنہری دینار بھی اسے دے دیے۔ یہ کہہ کر اس نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی۔ الہی اگر میں اس بات میں سچا ہوں تو مجھ پر اس پتھر سے فراموشی عطا فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پتھر ایک لخت ہلا اور غار پہلے سے کچھ زیادہ فراخ ہو گیا مگر ابھی اتنا فراخ نہیں ہوا تھا کہ آسانی سے باہر نکل سکیں۔

تیسرا بولا کہ میرے پاس مزدور کلام کرتے تھے۔ دن گزرنے پر سب اپنی اپنی مزدوریاں لے جاتے تھے۔ ایک دن ایک مزدور غائب ہو گیا اور اس کی مزدوری میرے پاس رہ گئی۔ میں نے اس سے گوسفند خرید لیا۔ دوسرے سال وہ دو ہو گئے، پھر تیس سال چلے ہوئے اسی طرح ہر سال بڑھتے رہے۔

جب چند سال گزر گئے تو یہ ایک مالِ عظیم بن گیا کہ مزدور بھی آگیا۔ اور اس نے مجھ سے کہا میں تمہارے آپ کی مزدوری کی تھی۔ شاید آپ کو بھی یاد ہو۔ اب مجھے اس کی ضرورت ہے مجھے دے دو۔ میں نے کہا۔ جاؤ وہ تمام گوسفند اور مال ملک تیرا ہی ہے۔ تو اسے

تو مزدور کہنے لگا۔ آپ کو ناگوار گزرا۔ میں نے کہا۔ نہیں۔ درحقیقت وہ سب مال تیرا ہے میں سچ کہہ رہا ہوں چنانچہ وہ سب مال میں نے اسے دے دیا۔ الہی اگر یہ میرا بیان صحیح ہے تو مجھے اس بلا سے نجات دے۔ حضور نے فرمایا وہ پتھر دربار سے ہلا اور نیچے گر گیا۔ اور یہ تینوں آدمی وہاں سے باہر آ گئے۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ بخاری و مسلم)



حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی اسرائیل کا ایک راہب جبریک مجھ سے تھا ایک دن اس کی مال اپنے بیٹے کو دیکھنے آئی۔ جبریک اپنے صومعہ میں مصروف نماز تھے۔ دروازہ نہ کھولا۔ اور دوسرے روز بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسرے روز آئیں اس دن بھی صومعہ نہ کھولا۔ چوتھے روز بھی اس طرح آئیں اور در صومعہ نہ کھولا۔ ان کی والدہ نے تنگ آ کر کہا! الہی اسے سوا کر میرا بیٹا ہو کر میرے حقِ مادیت کی پرواہ نہیں کرتا۔ یعنی میرے حق کے معاملے میں اس کی گرفت کر۔ اس زمانہ میں ایک بدچلن عورت تھی اس نے کسی گروہ سے وعدہ کیا کہ میں جبریک کو گمراہ کر دوں گی۔ چنانچہ وہ صومعہ یعنی عبادت خانہ جبریک میں داخل ہو گئی۔ مگر جبریک نے اس کی طرف اصلاً التفات نہ کیا۔

اس نے کسی چرواہے کے ساتھ حرام کرایا۔ اور حاملہ ہو گئی۔ جب بیٹا ہوا تو اس نے

اس کی شریعت میں نماز میں کلام کرنا جائز تھا۔ جیسا کہ شروع اسلام میں مسلمانوں کو بھی اجازت تھی۔ عبدالرشید

کہہ دیا کہ یہ بچہ جریح کا ہے۔ لوگوں نے جریح پر انبوه کثیر کے ساتھ دھاوا بھل دیا۔
 حتیٰ کہ انہیں گرفتار کر کے عدالتِ سلطانی میں پیش کر دیا۔ جب پیشی ہوئی تو جریح نے اس
 کے گود کے بچے سے فرمایا۔ اے بچے، تیرا باپ کون ہے؟ وہ شیر خوار مہربا در میں بولا، اے
 جریح میری والدہ کبھر پر جھوٹا الزام لگا رہی ہے۔ میرا باپ ایک چرواہا ہے۔
 (فت) جریح کو یہ تمام پریشانی والدہ کی نافرمانی کی وجہ سے پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ حقوق والدین
 کو کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(کشف المحجوب ص ۴۱، الادب المفرد ص ۵۷)

○ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار ایک مینی کو دیکھا کہ اپنی بیٹی پر پاں کو لئے
 ہوئے طواف کعبہ کر رہا ہے۔ اور یہ شعر پڑھتا ہوتا ہے
 میں اس کے لئے ایک سواری کا اونٹ ہوں
 جب سواروں کو ٹھلایا جائے تو میں ڈرتا نہیں
 پھر اُس نے کہا! اے ابن عمر کیا میں نے مال کا بدلہ دے دیا۔ ابن عمر نے کہا! نہیں
 اس کی ایک آہ کا بدلہ بھی نہ ہوا۔ (یعنی جو مصیبت اُس کو تیری پسندائش کے وقت
 اٹھانی پڑی) (الادب المفرد ص ۵۷)

○ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی سفر میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اس اعرابی
 کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔ اعرابی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ کیا تم عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے

نہیں ہو؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، اس کے بعد انہوں نے اعرابی کو گدھا دے دیا جسے وہ
 ساتھ لائے تھے اور اپنے سرے عمامہ اتار کر دے دیا، اُن کے بعض ساتھیوں نے کہا
 اس اعرابی کے لئے دو درہم بہت تھے۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا! بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ اپنے باپ کی دوستی کو نبھاؤ، اُسے ختم نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھا
 دے گا۔ (الادب المفرد ص ۵۸)



عوام بن حوشب (متوفی ۲۸ھ) رحمۃ اللہ علیہ جو کہ اجدادِ تہجد تابعین سے ہیں فرماتے
 ہیں! میں ایک محلے میں گیا۔ اس کے کنارے پر قبرستان تھا۔ عصر کے وقت ایک قبر شق
 ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی بدن انسان کا تھا۔ اس
 نے تین آوازیں گدھے کی طرح کہیں پھر قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑھیا بیٹی کات ہی تھی ایک
 عورت نے مجھ سے کہا ان بڑی بی کو دیکھتے ہو۔ میں نے کہا اس کا کیا معاملہ ہے۔ کہا یہ قبر
 والے کی مال ہے۔ وہ شراب پیتا تھا جب شام کو آتا تو ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے
 خدا سے ڈر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا۔ یہ جواب دیتا کہ گدھے کی طرح پلتا ہے۔ یہ
 شخص عصر کے بعد مرا۔ جب صبح ہر روز بعد عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین آوازیں
 گدھے کی کر کے بند ہو جاتی ہے۔ (تخریج الصدور از علامہ جلال الدین سیوطی)



ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ایک راہ میں ایسے
 گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جائے کباب ہو جاتا۔ میں چھ میل تک اپنی والدہ

کو اپنی گھون پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا میں اب اس کے حق سے بری ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں جس قدر درودوں کے جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں، شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (رواہ الطبرانی)

والدین کے وصال کے بعد اُن کے حقوق

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! ماں باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ اُن کے ساتھ نیکی کا باقی ہے جسے میں بجا لاؤں۔ فرمایا: ہاں چار باتیں ہیں۔ اُن پر نماز اور اُن کے لئے دُعا و مغفرت اور اُن کی وصیت نافذ کرنا۔ اور اُن کے دوستوں کی عزت اور جو رشتہ صرف انہیں کی جانب سے ہو نیکی برتاؤ سے اُس کا قائم رکھنا۔ یہ وہ نیکی ہے کہ اُن کی موت کے بعد اُن کے ساتھ کئی باقی ہے۔ (رواہ ابن النجار)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی ماں باپ کے لئے دُعا چھوڑ دیتا ہے اُس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔ (رواہ الطبرانی)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اُسے اپنے والدین کی طرف سے کرے کہ اُس کا ثواب اُن کو ملیگا اور اُس کے اپنے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔ (رواہ الدارقطنی)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا اُن کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکیوں کے ساتھ اُٹھے گا۔ (رواہ الدارقطنی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے وہ حج اُس کے اور اُس کے والدین کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روئیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں۔ اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ (رواہ الدارقطنی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد اُن کی قسم کو سچی کرے اور ان کا قرض ادا کرے اور کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جائے گا اگرچہ اُن کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور اُن کا قرض نہ ادا کرے اور ان کے والدین کو بُرا کہہ کر انہیں بُرا نہ کہلوائے وہ عاق لکھا جائے گا اگرچہ اُن کی حیات میں نیکی کرنے والا تھا۔ (رواہ الطبرانی)

(رواہ الطبرانی)



رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر پر جمعہ کے روز زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ بخش دے گا اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے گا۔



تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرے وہ باپ کے انتقال کے بعد اُس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ کرے۔ (رواہ ابویعلیٰ)

مشرک والدین کے بارے میں حسنِ سلوک کا حکم

حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میرے بارے میں قرآن مجید کی چار آیتیں نازل ہوئی ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میری والدہ نے قسم کھالی تھی کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑوں گا وہ کچھ نہ کھائیں گی، اور نہ پیئیں گی۔ اس وقت اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی (اگر والدین اس کی کوشش کریں کہ تم جہالت سے میرا کسی کو شرکیہ بناؤ تو تم ان کی اطاعت نہ کرنا اور دنیا میں اُن کے ساتھ نیکی کرتے رہنا)

(الادب المفرد)



حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میری مشرکہ ماں میرے پاس آئی، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری ماں مشرکہ ہے اور مجھ سے رغبت کرتی ہے کیا اس سے صلہ رحمی کروں، فرمایا اس سے صلہ رحمی کر۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد)



والدین کی اطاعت پس امر میں کرنی چاہیے

والدین کی رننا جوئی ، خاطر وائی اور تعمیل حکم اُس وقت تک واجب ہے جب تک وہ ترک فرائن و واجبات کا حکم نہ دیں۔ اگر والدین اوائے فریضۃ الہی سے بدکیں یا واجب کے ادا کرنے سے کریں۔ تو چونکہ والدین کے حقوق پر حق خداوندی مقدم ہے۔ اس کے قول کو نہیں ماننا چاہیے۔

ترندی نے بروایت عبداللہ بن عمرو بن عامر سے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا حق تعالیٰ کی رضا مندی باپ کی رضا میں مضمر ہے۔ اور اس کی ناخوشی باپ کی ناخوشی میں۔ دوسری ہو تا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر کسی بندہ کی فرمانبرداری نہ کرنی چاہیے۔

والدین کے لئے دُعاء



رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝



رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا ۝

تمت بالخیر

کاش

مخیر حضرات اسکول۔ کالج۔ یونیورسٹی کے طلبہ کو یہ کتاب تقسیم فرمائیں۔
مکتبہ نوریہ رضویہ سکر۔ خاص تعاون کرے گا۔

• ہماری منزل، طلبہ میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنا۔

• ہمارا نصب العین، طلبہ کے قلوب میں عشقِ مصطفیٰ کی شمع فروزان کرنا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ :-

اگر آپ چاہتے ہیں کہ :-

آپ کا دل عشقِ مصطفیٰ سے سرشار ہو۔

آپ کے دل میں غنیمتِ صحابہ برقرار ہے۔

آپ کے دل میں محبت اعلیٰ پیدا ہو۔

آپ کے دل میں احترام اولیاء کا جذبہ موجزن رہے۔

پاکستان میں ایک فلاحی و مثالی اسلامی معاشرہ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

تعلیمی اداروں میں مکمل اسلامی نظام تعلیم کا اجرا ہو۔

ہر طالب علم کو کم از کم اتنی معلومات ہوں کہ وہ اسلام کو نامکمل کہنے والے

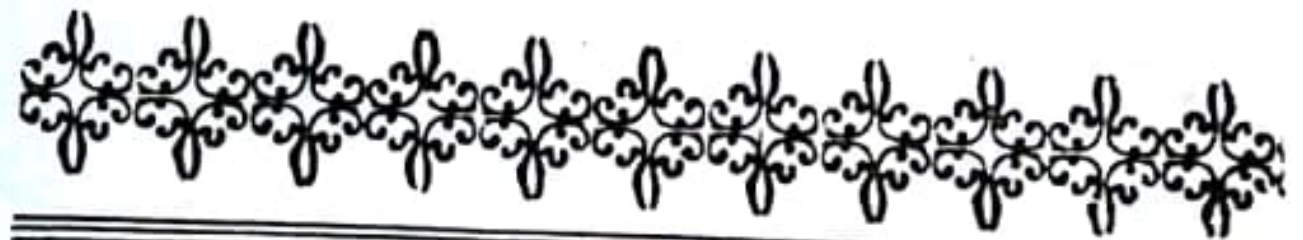
سورہنوں کو خاموش کر سکے۔

ان نیک مقاصد کے لیے انجمن طلبہ اسلام خانوالہ کے زیرِ استہمام ایک عظیم لائبریری اور

دارالمطالعہ کا منصوبہ زیر تکمیل ہے۔ اس کا رخسیر میں ہمہ قسم کا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور

الذاهبان الى الخبز: اراكين المحسن طلبه اسلام خانيوال

ہول۔



۲۷	..	شان حبیب الرحمن ۱۸/-	۱۰	..	خاک کربلا ۱۵/-
۴	..	صلوٰۃ و سلام قبل اذان	۳۰	..	خطبات برطانیہ (سید محمد منی) ۲۷/-
۷	۵۰	طمانچہ	۲۲	..	خون کے آنسو اول دوم ۱۸/ یکجا
۱۹	۵۰	عقائد اہل سنت	۶۶	..	ولیو بندی مذہب
۳	۵۰	علماء ولیو بندی کا تکفیری افسانہ	۵	..	ولیو بندی بریلوی فرق (اولیسی)
۲۴	..	مجموعہ نعت (مصدقہ کلاں)	۱۶	۵۰	دنیاۓ اسلام کے اسباب زوال
۴	..	علم التوحید	۲	۲۵	درس توحید
۷۵	..	عوارف المعارف	۴۸	..	دین مصطفیٰ
۱۲	..	عظیم نبی کی عظیم دعائیں	۳۶	..	ذکر جمیل سیرت ۱۸/-
۸۱	..	غنیۃ الطالبین اردو	۱۵	..	رکنین اول ۱۲/ دوم ۱۲/ سوم ۱۲/ چہارم ۱۲/
۱۵	..	فضائل درود یوسف نبہانی اردو	۴	۵۰	راہ حق
۳۶	..	فتاویٰ امجدیہ	۱۵	..	روحانی علاج
۴۵	..	فتاویٰ نعیمیہ (الطایبہ احمدیہ)	۳	..	دارھی اسلام کا شعار عظیم ہے
۱	۵۰	فاتحہ کا طریقہ ۵۰/ ایسا حقیقت	۱۵	..	رنگ روشنی سے علاج
۶	..	فتنہ وہابیت	۳۰	..	رسائل نعیمیہ
۷	..	فتنہ نجدیت	۸	..	زلزلہ (ارشاد نقادری) ۱۵/- ۱۲/-
۸	..	فتنہ یزیدیت	۲۲	..	زیر وزبر " "
۳	..	فتنہ مودودیت	۳۳	..	سُنی تہشتی زیور ۷۵/ ۶۹/-
۳	..	فتنہ خارجیت	۴۲	..	سیرت مصطفیٰ ۴۸/-
		قرآن شریف مترجم (تاج کپنی، قرآن کپنی، چاند کپنی)	۴۰	..	سیرت رسول عربی ۱۵/ ۱۵/ ۲۵/ ۳۶/-
		مکتبہ رضویہ کراچی کے تمام اقسام	۱۸	..	سچی حکایات اول تا سوم فی جلد ۲۶/-
۲	..	قصیدہ بردہ مترجم	۳۳	..	سوانح امام احمد رضا ۳۰/-
۱۶	۵۰	قرہ خاندی بردہ کا دیو بندی	۳۹	..	شمع شبستان ضا اول تا چہارم ۱۲/ ۱۲/ ۱۲/ ۱۲/
۴	..	اسلام میں الدین کا مقام	۱۳	..	مجموعہ مناجات
۶۰	..	کتاب الشفاء اردو سیرت ۷۲/-	۱۶	..	مجموعہ سلام

۴۰	..	مقیاس حقیقت	۲۴	..	گاستمان شریعت
۴۵	..	مقیاس دیابت	۴۰	..	گیارہویں شریف ۳/-
۲۱	..	مقیاس مناظرہ	۶	..	گستاخوں کا بڑا انجام
۲۴	..	مناظرہ جھنگ	۱۶	۵۰	مجموعہ نعت حصہ اول ۱۵/۱۵ پاکٹ سائز
۱۵	..	مناظرہ ادری علم غیب پر	۲۰	..	مجموعہ نعت پاکٹ اعلیٰ کاغذ جلد
۸۰	..	مطالع المسرات عربی فضائل دلائل الخیرات	۱۲	..	مجموعہ مناجات ۶/۶، مجموعہ سلام ۶/۶، یکجا
۱۵	..	نعت رسول	۱۹۵	..	مدارج النبوت کامل اردو
۱۸	..	نعت رسول پاکٹ سائز آفسٹ کاغذ	۴۸	..	مکاشفۃ القلوب (غزالی)
۶	..	نغمہ نبی پاکٹ سائز	۱۳	۵۰	منتخب حدیثیں
۶	..	نغمہ رسول پاکٹ سائز نعت	۱۵	..	مسلک امام ربانی
۶	..	نعت مصطفیٰ	۱۶۲	..	مکتوبات امام ربانی کامل اردو
۱۳	۵۰	نظام شریعت	۳۰	..	منہاج العابدین غزالی
۱۰	۵۰	نعت حبیب	۳۶	..	مفوظات اعلیٰ حضرت ۴۲/- ۴۸/-
۴	..	نقش وفا	۴	..	منکیرین رسالت کے مختلف گروہ
۱۵	..	وہابیت کا پوسٹ مارٹم	۶	..	مفتی اعظم ہند سوانح
۴۰	..	وہابی مذہب	۶	..	معراج النبی (کاظمی) ۵۰/۵۰
۸	..	وہابی دلیویندیوں کی نشانی	۶۵	..	مہر منیر خاص الخاص
۱۸	..	ہمارا اسلام اول تا پنجم مجلد ۲۴/-	۴۰۰	..	مرآۃ شرح مشکوٰۃ ۸ جلد (مفتی احمد یار)
۳۹	..	ہمارا اسلام اول تا نہم کلاں سائز	۱۰۰	..	مقیاس النبوت اول، دوم، سوم
۱۲	..	یزید پلید اور امام پاک	۲۴	..	مقیاس نور ۱۸/- مجلد
۱۲	..	یزید علماء اسلام کی نظریں	۴۵	..	مقیاس خلافت

۲/۵۰	_____	آفسٹ کاغذ بڑا سائز
۱/۵۰	_____	درمیانہ کاغذ
۱/-	_____	کتابی سائز
۲/۵۰	_____	پاکٹ سائز مع دعوت مباہلہ کا جواب (آفسٹ کاغذ)
۱/۵۰	_____	" " " " (درمیانہ کاغذ)
۳/-	_____	درمیانہ سائز " " " " " "

قرآن شریف کے غلط ترجموں
کی نشان دہی
اعلیٰ کتابت اعلیٰ دورنگہ تحریر (میں خیاں سرخ)